2378 ـ مہر بیوی کا ثابت شدہ حق ہے

سوال

میں مہر کے متعلق اسلامی نظریہ معلوم کرنا چاہتاہوں ، کہ کیا اسلام مہر کی اجازت دیتا ہے یا کہ یہ ایک غلطی شمار ہوگي ، اورجب یہ غلطی ہو توپھر اس شخص کوکیا کرنا چاہیے جو پہلے مہر حاصل کرچکا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

دین اسلام میں مہر بیوی کا خصوصی حق ہے جوصرف اورصرف بیوی پورا مہر حاصل کرے گی جو کہ اس کے حلال ہے ، لیکن کچھ ممالک میں یہ معروف ہے کہ مہر میں بیوی کا کوئي حق نہیں ، یہ شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے ۔

عورت کومہر کی ادائیگی کے وجوب کے بہت سے دلائل ہیں جن میں سے کچھ ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں :

ارشادی باری تعالی ہے :

اورعورتوں کو ان کے مہر راضي خوشی دے دو النساء (4) ۔

ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ نحلہ سے مہر مراد ہے ۔

حافظ ابن کثیررحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین کی کلام میں کہتے ہیں:

مرد پر واجب ہے کہ وہ واجبی طور پر بیوی کومہرادا کرے اوریہ اسے راضی وخوشی دینا چاہیے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمان ہے :

اوراگرتم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کرنا ہی چاہو اوران میں سے کسی تم نے خزانہ کا خزانہ بھی دے رکھا ہو توبھی اس میں سے کچھ نہ لو ، کیا تم اسے ناحق اورکھلاگناہ ہوتے ہوئے بھی لے لو گے ، تم اسے کیسے لے لو گو، حالانکہ تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو اوران عورتوں نے تم سے مضبوط عہدوپیمان لے رکھا ہے النساء (20 ـ 21) ۔

حافظ ابن كثير رحمہ اللہ تعالی اس كی تفسير ميں كہتے ہيں :

يعنی جب تم كسی بيوی كوچھوڑنا چاہو اوراس كے بدلےميں كسی اور عورت سےشادی كرنا چاہو توپہلی كو ديے گئے مہرميں سے كچھ بھی واپس نہ لو چاہے وہ كتنا بڑا خزانہ ہی كيوں نہ ہو ، كيونكہ مہر تو اس ٹكڑے كے بدلے ميں ہے (يعنی جس كی وجہ سے اس سے ہم بستری جائز ہوئي ہے) ۔

اوراسی ليے اللہ تعالی نے يہ فرمايا ہے :

تم اسے كس طرح لے سكتے ہو حالانكہ تم ايک دوسرے سے مل (ہم بستری كر) چكے ہو اورميثاق غليظ عہد وپيمان اورعقد ہے ۔

حديث شريف ميں ہے كہ :

انس بن مالک رضي اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ عبدالرحمن بن عوف رضي اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم كے پاس آئے توان پر زرد رنگ كے نشان تھے ، تورسول اكرم صلی اللہ عليہ وسلم نے ان سے پوچھا كہ يہ كيا توانہوں نے بتايا كہ ايک انصاری عورت سے شادی كی ہے ، نبی صلی اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے :

مہر كتنا ديا ہے ؟ انہوں نے جواب ميں كہا كہ ايک گٹھلی كھجور كے برار سونا ، رسول اكرم صلی اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے : وليمہ كرو چاہے ايک بكری سے ہی ۔ صحيح بخاری حديث نمبر (4756) ۔

اورمہر صرف لڑكی كا حق ہے اس كے والد يا كسی اوركےليے اس ميں سے كچھ لينا جائز نہيں ليكن اگر لڑكی خود ہی راضي خوشی دے دے تواس ميں كوئي حرج والی بات نہيں ۔

ابوصالح كہتےہيں كہ مرد جب اپنی لڑكی كی شادی كرتا تو اس كی مہر خود لے ليتا تھا تواللہ تعالی نے اس سے روک ديا اوريہ آيت نازل فرمائي :

اورعورتوں كوان كے مہرراضي خوشی ادا كرو ۔ تفسير ابن كثير ۔

اوراسی طرح اگر بيوی خاوند كو اپنے مہر ميں سے كچھ معاف كرتے ہوئے اسےديتی ہے توخاوند اسے لے سكتا ہے اوروہ اس كے ليے حلال ہے جيسا كہ اللہ تعالی كا فرمان ہے :

اوراگر وہ تمہيں اپنی مرضی سے خوش ہوكر كچھ معاف كرديں تواسے راضي خوشی كھاؤ النساء (4) ۔

واللہ اعلم .